رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شایع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل — چندہ دو روپے آٹھ آنے

جلد ۵	یکم اگست سنہ ۱۹۲۹ء	۲۴ صفر سنہ ۱۳۴۸ھ	نمبر ۱۵

KHILAFAT LIBRARY

خطاب بجنسِ لطیف

جنسِ لطیف! کیوں ہوئی جاتی ہے مُردہ دل
اس میٹھی میٹھی نیند میں غافل ہے ایسی کیوں
تیرے سپرد حق نے کیا ایک کام ہے
تیری مدد بغیر نہ گاڑی یہ ہل سکے
مِلّی چراغ تیرے جلانے سے جل سکے
کوشش سے تیری! کشتیٔ اُمید چل سکے
پائیگی کب مراد کی سرسبز سرزمیں
کیا سوچتی ہے جلدی سے رختِ سفر سنبھال
تیری مدد کرے گا خداوندِ ذوالمنن
ہے یہ دُعا شمیم کی اب تجھ سے اے خدا

کیوں ہوگئی ہے گردشِ دوران سے مضمحل
آ! ہوش میں! اے منزلِ ہستی کی راہنموں
منزل بہت ہے دُور کی! نزدیک شام ہے
تیرے بغیر محملِ لیلےٰ نہ مِل سکے
یہ نونہال تیری لیاقت سے پھل سکے
ہمّت سے تیری! ڈوبتی ناؤ نکل سکے
یوں بیٹھے بیٹھے کوئی پہنچ سکتا ہے کہیں
بے مائگی کا اپنی نہ کچھ دل میں لا خیال
قلزم ہو خواہشوں کا فقط دل میں موجزن
مِلّت کے سچّے درد کا احساس کر عطا

[illegible] از قادیان

اظہار افسوس

بر وفات حافظ روشن علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از طرف لجنہ اماء اللہ قادیان

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ نہایت رنج و غم سے اس امر کا اظہار کرتی ہیں کہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات سے ہمارے قلوب کو نہایت صدمہ پہنچا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بظاہر تو ایک بے وقت موت معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام وہی بہتر جانتا ہے۔ حافظ صاحب کی خوبیاں اظہر من الشمس ہیں۔ آپکا عالم بے مثال اور عامل بے نظیر ہونا کسی سے پوشیدہ نہیں۔ نیز آپکا رمضان شریف میں درس دینا مردوں کے علاوہ عورتوں کیلئے بھی ایک عجیب روحانی غذا تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی دعا اور خواہش جو درس قرآن کے متعلق ہے خدا اسکو ضائع نہیں کریگا لیکن بظاہر ایسا عالی حوصلہ جوانمرد پیدا ہونا ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ غرضیکہ ہمارا عاجز و قلم آپکی خوبیاں بیان کرنے سے قاصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے وہ احسانات جو آپ کے ذریعہ مخلوق پر ہوئے گنانے سے عاجز ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ بھی آپکا تعلق مشفقانہ تھا۔ جناب حافظ صاحب بطور ایک والد کے ہر وقت ہماری تربیت کیلئے تیار رہتے تھے ہم جب چاہتے آپکو لیکچر کیلئے بلا لیتے انکار تو کجا آپکی پیشانی پر شکن بھی نہ آتا۔

افسوس کہ آج ہم انکی شفقت بھری ہدایات اور نصائح سے محروم ہیں اور دلی تڑپ سے یہ دعا ہمارے سینوں سے نکلتی ہے اے ہمارے مولا اے مالک تو نے جو چاہا سو کیا اور جو چاہیگا کریگا تیری حکمت کا تقاضا تھا کہ ایسی سن و سال میں حافظ صاحب کو اپنے پاس بلا لیا مگر اب جبکہ وہ تیرے پاس پہنچ چکے ہیں۔ الٰہی تو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور انہیں بے انتہا انعامات اخروی سے متمتع کر۔ انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کر اور ہم سب کے اس نقصان کی جو انکی غیر موجودگی میں ہمیں پہنچا ہے تلافی فرما۔ آمین یا رب العالمین۔ ہم ممبرات لجنہ اس حادثہ جانکاہ پر بالخصوص اس لئے بھی غمگین ہیں کہ حافظ صاحب مرحوم لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر اور قائم مقام سکرٹری صاحبہ یعنی مریم بیگم صاحبہ کے شوہر تھے۔ اسلئے ہم سب کو مریم بیگم صاحبہ سے اس صدمہ میں گہری دلی ہمدردی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

رپورٹ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

بر مکان دار السلام ہمارا ساتواں اجلاس بوقت ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ سب سے پہلے اجلاس کے لئے مکان کی تبدیلی پر زور دیا گیا۔ آخر بہنوں کی خواہش پر چھ ماہ سکرٹری اور چھ ماہ پریزیڈنٹ صاحبہ کے ہاں اجلاس ہونا قرار پایا۔ پھر حسب ذیل کارروائی عمل میں آئی۔ سب سے اول محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ انسپکٹرس امداد باہمی سرکل گوجرانوالہ نے سورۃ نوح کی تلاوت مع ترجمہ کی۔ پھر امۃ الرحمن بنت میاں عبد اللہ ٹیلر ماسٹر نے مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کا کچھ حصہ اور درثمین کی نظم پڑھکر سنائی۔ پھر امۃ اللہ بیگم نے اپنا مضمون پڑھا۔ پھر ایک چھوٹی بچی نے اپنا تیار کیا ہوا مضمون پڑھا اور اقبال بیگم صاحبہ نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ آخر میں عزیزہ محمودہ بیگم نے خاتم النبیین نمبر سے نعت شریف پڑھی۔ آخر چندہ کی اپیل کی گئی پھر جلسہ برخاست ہوا۔ والسلام

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان - مورخہ یکم اگست ۱۹۲۹ء

خلافت اور اسکے برکات

(محترمہ سعیدہ صادق اہلیہ مولوی عبد السلام صاحب عمر کے قلم سے)

اس عاجزہ نے اس امر پر پہلے ایک مضمون دیا تھا۔ کہ ہماری دینی اصلاح کے لئے تبلیغ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ہماری روحانی ترقی کے لئے اپنے معتقدات کی نشر و اشاعت ایک کامیاب طریقہ ہے اور اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہم اپنے اس اہم فرض کو جسے فراموش کر چکی ہیں۔ پھر سے سرانجام دینے کی کوشش میں منہمک ہو جائیں۔ لیکن میں اپنی بہنوں کو یہ بھی بتلا دوں کہ ہم اپنے اس فرض کو سرانجام نہیں دے سکتیں جبتک کہ ہم خود اپنے مذہب کی حقیقت سے آشنا اپنے معتقدات کی حکمت و فوائد سے آگاہ نہ ہوں کیونکہ اپنے اعتقادات سے بے خبری کے عالم میں کب اس قابل ہو سکتی ہیں۔ کہ کسی گم کردہ راہ کو صراط مستقیم کا پتہ دے سکیں کسی ظلمت میں بھٹکتے ہوئے کو نور ہدایت سے منور کر سکیں کسی لامذہبی اور بے دینی کے گھنے بادلوں میں گھرے ہوئے کے لئے رستگاری کا موجب بنیں ؛

اس لئے اپنی بہنوں کی خدمت میں آج میں اس بات کو پیش نظر رکھ کر اور اس اصل کا خیال رکھتے ہوئے اپنے ایک ایسے عقیدہ کے فوائد و برکات بیان کرونگی جو وقت کا سب سے اہم اور ضروری مسئلہ ہے

بہنو! یقیناً آپ اس عیاں حقیقت سے بے خبر نہ ہونگی کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی بام رفعت پر جلوہ گر ہونا اسکے لئے ناممکن ہے جبتک کہ کسی نظام کی سلک میں منسلک نہ ہو اور اسکے اعمال کا انصرام کسی انتظام پر مبنی نہ ہو۔ ارتقاء کے منازل وہی قوم طے کریگی جو اس امر سے آگاہ ہو کر اسکے لئے کوشش کرنا اپنا شعار اور نصب العین قرار دے لیگی +

میں نظام کے فوائد پر زیادہ زور نہ دیتے ہوئے اپنی بہنوں کو اب یہ بتلانا چاہتی ہوں۔ کہ کوئی تنظیم مکمل نہیں ہو سکتی جبتک کہ لوگوں کی توجہ کو مرکوز کرنے کے لئے ایک خاص نقطۂ مرکزی نہ ہو اور وہ ایسا وجود ہونا چاہیئے جسکے صادر کردہ احکام قابل تعظیم اور سزاوار تکمیل سمجھے جاویں وہ قوم کی آراء کا منتہیٰ ہو اور انکا رہنما ایسے ہی منصب کو خلافت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور خلیفہ ہی وہ وجود ہے جسکے اوامر کا امتثال ضروری اور لازمی قرار دیا جاتا ہے اور وہی تنظیم کو قائم رکھ سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نام

ہے۔ اس نظام کی آخری کڑی کا جو مختلف افراد کو
ایک لڑی میں پرونے والی ہوتی ہے۔ خلیفہ خدا کا
ہاتھ ہے کہ جو قوم کو زندہ کرنے والا اور اسے تھامے
ہوتا ہے۔ وہ قوم کا حقیقی ہمدرد اور اپنے قلب میں
اسکے لئے سچی تڑپ رکھنے والا ہوتا ہے۔ جماعت کے
حق میں اسکی دل سے نکلی ہوئی دعائیں فلک کے تمام
پردوں کو چاک کرکے اور سب روکوں کو دور کرکے
بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔
وہ دنیا میں خدا کی قدرت کا زندہ نشان ہوتا ہے
کہ جس سے اسکی ہستی کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
اس پر ترقی کی راہوں کو کھولتا اور اسکے دل میں
ان راستوں کا الہام کرتا ہے جن پر وہ قوم کو چلاتا
اور اسکی حقیقی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ ایک ایسی
بیٹری ہوتا ہے کہ جسکے ساتھ اسکے متبعین کے
قلوب کے تار الجھے ہوتے ہیں۔ وہ ان میں روحانی
قوت کو پیدا کرتا اور انہیں نورانیت کی روشنی سے
منور کرتا ہے۔ انکے خیالات کو وساوس سے پاک اور
نفوس کا تزکیہ کرتا ہے۔ گویا اسکا وجود قومی زندگی
کی علامت اور حیات ملی کا ثبوت ہے ٭

جس قوم کا کوئی امام نہیں وہ قوم مردہ ہے
اسکے اندر روح نہیں اور یقین جانو کہ ایسی قوم
بجائے ترقی کے دن بدن تنزل کے راستوں
پر گامزن ہو کر ذلت اور پستی کے اتھاہ گڑھوں
میں گر جائیگی۔ مسلمانوں کی موجودہ نکبت و ادبار
کے وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ
آج کسی ایسی منظم جماعت کی صورت میں نہیں
جسکا ایک واجب الاطاعت امیر ہو انکی مثال
بعینہ ایک ایسی سپہ کی ہے کہ جسکا کوئی کمانڈر
یا سالار نہ ہو اور ظاہر ہے کہ ایسی فوج کامیاب
و غالب ہونے کی بجائے ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتی
ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمان ایک نظام
کے ماتحت رہے فتح و نصرت کا سہرا ان کے سروں
پر لہراتا رہا اور وہ آسمان کامرانی پر آفتاب و
ماہتاب ہو کر چمکے۔ مگر جونہی کہ انہوں نے خودسری
اختیار کی خدا کی مدد سے محروم ہوگئے اور فلاکت
نے انکو چاروں طرف سے آگھیرا ٭

KHILAFAT LIBRARY

انتشار اور پراگندگی دنیا میں ایسے ہی
بدنتائج کا موجب ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے "یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ" کے مختصر مگر جامع
اور پر حکمت الفاظ بیان فرما کر مسلمانوں کو اس
اصل کی طرف توجہ دلائی اور ایک دوسرے موقع
پر تقرر امیر کے مسئلہ پر زور دیتے ہوئے یہاں
تک فرمایا کہ جب تم کبھی سفر کرنے لگو تو ایک کو اپنا
امیر مقرر کر لیا کرو جس سے آپکو اسکی اہمیت کا
اظہار مقصود تھا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے
جہاں دیگر احکام سے بے رغبتی اور بے اعتنائی
برتی اسی طرح اس سے بھی غفلت اور لاپروائی
اختیار کی جسکا بھیانک اور خوفناک نتیجہ آج ہم

اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ۞

مسلمان قوم آج کسی ایک امر پر متحد نہیں ہو سکتی اور یقیناً یہ بات اسکی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہو گی ۞ اب کچھ عرصہ سے مسلمان عوام اور لیڈروں نے اسے محسوس کیا ہے اور بارہا ایسی آوازیں مختلف اسلامی حلقوں سے بلند ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کو کسی ایک ہاتھ پر جمع ہو کر متحدہ طور پر کام کرنا چاہیئے۔ مگر ابھی تک انکو یہ بات نصیب نہیں ہوئی بارہا دیکھا گیا ہے کہ جس شخص کو آج مسلمان اپنا لیڈر اور رہنما سمجھتے ہیں۔ اور اسکی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے اور مدح و اطراء میں انتہا کو پہنچ جاتے ہیں۔ کل ذرا سے اختلاف رائے پر اسکے خلاف وہ طوفان بے تمیزی برپا کرتے اور گالیوں اور لعنتوں کی ایسی بوچھاڑ ڈالتے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ پس حقیقی امام وہی ہو سکتا ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ خود کھڑا کرے اور اسکا پرشوکت اور قوی ہاتھ اسکی حفاظت اور مدد کرے۔ کیونکہ اسلام کی کشتی ایک خوفناک بھنور میں گھری ہوئی ہے جسے نکالنے کے لئے ایک زبردست ملاح کی ضرورت ہے ۞

KHILAFAT LIBRARY

اے احمدی جماعت! تجھے مبارک ہو کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس خلافت اور امامت کو قائم کیا گیا وہ ایسی ہی خلافت ہے جیسی کہ آج سے پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم کی گئی تھی ۞ موجودہ وقت میں کوئی لیڈر مسلمانوں کو دینی و دنیاوی ترقی کی حقیقی شاہراہ پر نہیں چلا سکتا اور نہ ہی امّت مرحومہ کی فلاح و بہبودی کی کوئی امید ہو سکتی ہے۔ بجز اسکے کہ وہ اس ہاتھ پر جمع ہو جائیں جسپر خدا نے اس زمانہ میں ترقی کو مقدر کیا ہے ۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۞

تربیت اولاد میں والدین کا حصّہ

قرآن کریم نے حق فرمایا ہے قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کل مولودٍ یولدُ علی الفطرۃ (الاسلام) وابواہُ یہودانہ او ینصرانہ۔ تربیت اولاد میں ماں باپ کا بہت اثر اور دخل ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو بچاؤ۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر بچّہ فطرت انسانی پر پیدا ہوتا ہے اسکے ماں باپ اسکو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ میں یہاں پاینئیر کے ایک چھوٹے سے مضمون کا ترجمہ ناظرات مصباح کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ جو کہ تربیت اولاد کے متعلّق ایک لیڈی ڈاکٹر کی رائے ہے

تاکہ مائیں اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور انکو معلوم ہو کہ جو اسلام نے تیرہ سو برس پہلے سے دنیا میں صداقت کا اعلان فرما دیا ہے۔ وہ آج مہذب اقوام کے افراد دنیا میں شائع کر رہے ہیں۔

پانیئر کے مضمون کا عنوان ہے "اچھے خاوند جلد ہی بنتے ہیں" اس عنوان کے نیچے دوسری سرخی یہ ہے۔ "ایک زنانہ ڈاکٹر کی رائے" تیسری سرخی مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے:۔

"وقت پر ماؤں کو کچھ نصیحت"

اب نیچے اسکی عبارت کا ترجمہ ہدیہ ناظرات کرامات کرتی ہوں۔ لیڈی اینز ڈاکٹر مارین میکنزی نے ابھی ابھی ایک ایڈریس میں بیان کیا۔

"اچھے خاوند اور اچھی بیویاں زندگی کے سب سے پہلے چند ہفتوں میں بنتے ہیں"

وہ والدین کو کہہ رہی تھی کہ انکو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں میں ایسی عادات پیدا کریں۔ کہ وہ اپنے پر اعتماد کرنا سیکھیں اور دوسروں پر ہی انحصار نہ رکھیں۔ وہ مائیں قاتل اولاد ہوتی ہیں جو اپنی اولاد کے متعلق فخر کیا کرتی ہیں کہ انکی اولاد ان سے جدائی اختیار کرنے سے انکار کرتی ہے۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا۔ کہ شاعر ٹینیسن نے لکھا کہ چھوٹے پرندے کو تھوڑی دیر اور گھونسلے میں ٹھہرنا چاہیئے۔ لیکن پرندے ایسے بیوقوف نہیں ہوا کرتے۔ وہ اپنے چھوٹے بچوں کو گھونسلوں سے مار کر باہر دھکیل دیتے ہیں اور انکو اڑنا سیکھنے دیتے ہیں۔ وہ ماں جو بچوں کو آزادی نہیں دیگی وہ انکو یا تو باغی اور سرکش بنا دیگی یا محض غلام۔ وہ غریب اپنے خانگی غلامانہ عادات کے خوگر ہو جاتے ہیں اور دنیا میں بجائے ایک ساتھی ڈھونڈنے کے ماں کے متلاشی رہتے ہیں اگر انکی بیوی ایک ساتھی کی خواہاں ہوتی ہے تو وہ ناخوش ہوتا ہے اور اسکو کہتا ہے کہ میری ماں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔

KHILAFAT LIBRARY

اگر وہ اسکے ساتھ مادرانہ سلوک کرنے پر قانع ہو جاتی ہے اور اسکو سرپرستی کی گرمی پہنچاتی ہے تو وہ دونو کم و بیش باہم خوشی کے ساتھ اپنی زندگی کی گاڑی کو چلائے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی روح کو قتل کر دیتی ہے اسکے برخلاف ہو سکتا ہے کہ اپنی شخصیت کو اسکی بیوی دبانے کے قابل نہ ہو۔ اگرچہ اسکی ماں مر چکی ہو تاہم اسکا مردہ ہاتھ اسکو تھامے رہتا ہے۔ ایک حکمران والدین کا اثر رکھتا ہوا معلوم دیگا جو کہ ماں اپنے بچوں پر رکھتی ہے۔ کہ وہ اپنے طفلانہ عادات کے عادی رہیں والدین کو چاہیئے۔ کہ اپنے کو جلدی ہی الگ کر دیں تاکہ وہ اپنے اکیلے رہنے اور اکیلے سونے پر خوش رہ سکیں انکا نہ صرف جسمانی دودھ چھڑانا چاہیئے۔ بلکہ عقلی انفصال بھی ہونا چاہیئے۔ سزا جسمانی روک تھام اونچی اور غضبناک آواز کا استعمال اور حد سے زیادہ اخلاقی ملامت اور سرزنش بھی نہایت ہی بری بات ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ زندگی بھر کے لئے بچے میں

ایک بدمزاجی کی عادت مستحکم ہو جائے۔ دوسری بُری بات یہ ہوتی ہے۔ کہ بچّوں میں باہم امتیاز کیا جائے یہ اکثر ہُوا کرتا ہے جبکہ ایک نیا بچّہ پیدا ہوتا ہے اس سے بڑا بچّہ خیال کرتا ہے۔ کہ اسکی جگہ والدین کی محبّت کا مرکز - دوسرا نیا بچّہ ہوگیا ہے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ ننھے بچّوں کو انکے بھائیوں یا بہنوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ کوئی بچّہ یہ محسوس نہ کرے کہ والدین اسے چاہتے نہیں ہیں ایک خاص جنس کے ننھے بچّے کی چاہت کی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ باپ خصوصاً ایک لڑکے کی چاہت میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب ایک لڑکی ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ اسکو لڑکے کا نام دیکر تکلیف کے ساتھ ہتک سے بلاتے ہیں ؎

راقمہ فاطمہ بیگم

خانہ داری کی باتیں

اسپنج کو صاف کرنا ہو۔ تو تین اونس سوڈا کاربونیٹ پانی میں حل کر کے اسپنج کو اس میں ڈال دو۔ چند گھنٹوں کے بعد مَل کر نکال لو۔ صاف پانی سے صاف کر کے پھر دھوپ میں سکھا لو ؎

KHILAFAT LIBRARY

جس لوہے کی چیز پر زنگ لگ گیا ہو اسے تھوڑا سا گرم کر کے اسپر موم لگا دو۔ جب اچھی طرح چپڑی جائے۔ تو اسپر نمک لگا کر ملو۔ تمام زنگ دُور ہو جائیگا ؎

لوہے کی چیز پر زنگ لگ گیا ہو۔ تو سرکہ اور نمک ملا کر گرم کر کے لگاؤ۔ اور پھر صیقل کرو ؎

جن برتنوں میں مچھلی پکائی گئی ہو۔ یا جس چاقو یا چُھری وغیرہ سے اسے بنایا گیا ہو اگر ان سے بدبُو دُور کرنی ہو۔ تو رائی ملو ؎

اگر چینی کے برتنوں کو سوڈے سے بار بار دھویا جائے۔ تو انکے سنہری نقوش زائل ہو جاتے ہیں۔ اسکی بجائے عمدہ صابن استعمال کرنا چاہیئے ؎

جب چینی کے برتنوں کو صاف کیا جائے۔ تو پانی میں لیموں کا چھلکا ڈال کر اُبال لینا چاہیئے۔ اس سے پانی ہلکا ہو جائیگا۔ اور اس پانی سے دھونے سے برتنوں پر سے بدبُو دُور ہو جائیگی۔ برتنوں کو صاف کرتے وقت پانی میں قدرے سہاگہ ملا لینا چاہیئے اس سے چکنائی بخوبی دُور ہو جاتی ہے۔ اگر اسپنج صاف کرنا ہو۔ تو پانی میں تھوڑا سا سہاگہ ملا کر اسے گرم کرو۔ اور اس میں اسپنج ڈال دو ؎

پتھر کے فرش وغیرہ پر چکنائی کا داغ پڑ گیا ہو۔ تو اسپر چونے کا کلورائڈ ملو ؎

پیتل کے برتن صاف کرنے ہوں۔ تو امونیا ملو اور پھر کھلے پانی میں کھنگال لو ؎

انڈوں کو کبھی پانی میں ڈالکر اُبالنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انکی غذائیت فنا ہو جاتی ہے بہترین ترکیب یہ ہے۔ کہ کسی برتن میں انڈے ڈال کر اُبلتا ہُوا پانی انپر ڈال دینا چاہیئے۔ جو کم از کم پانچ منٹ تک انپر کھڑا رہے۔ اس طرح پکے ہوئے انڈے مفید ہوتے ہیں۔ کیونکہ انکے غذائی اجزاء

قائم رہتے ہیں ۔

اگر انڈے پھینٹے ہوں - تو ان میں ایک چٹکی نمک ڈال لینا چاہیئے اس سے کام آسان ہو جاتا ہے ۔

کوئلوں کی راکھ یونہی پھینک نہیں دینی چاہیئے۔ اسے کپڑے میں سے چھان کر اور تھوڑا سا روغن تارپین ڈال کر لوہے اور پیتل کے برتن صاف کرنیکے کام میں لایا جاسکتا ہے ۔

اگر کلف دیتے وقت اس میں قدرے نمک شامل کر لیا جائے - تو کپڑے پر چمک پیدا ہو جائیگی اور استری چمٹے گی بھی نہیں ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

امۃ اللہ و نصرۃ اللہ بیگم از مزنگ بنات حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ ۔

عبادت

۱- مبارک ہیں وہ جو حق میں محو ہیں ۔

۲- اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے اگر وہ نیک افعال کرے تو جنّت میں جائیگا - اگر بد افعال کرے تو دوزخ میں اپنے واسطے گھر بنائیگا - نیکوکار جنتی ہوگا - اور بدکردار دوزخ میں جل جائیگا ۔

۳- اپنا دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رکھ اور ایسا کام مت کر جو عبادت سے خالی ہو ۔

۴- جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے - اسکی عمر خوشی سے گذریگی اور عاقبت بھی اچھی ہوگی ۔

۵- اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے اور عبادت کرنے میں لازوال خوشی حاصل ہوتی ہے ۔

۶- صدق دلی کی عبادت سے نجات حاصل ہوتی ہے ۔

۷- عبادت کرنے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے ۔

۸- عبادت سے روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے ۔

۹- ہر نیک کام کرنا عبادت ہے ۔

۱۰- سب سے اچھا وصف عبادت اور تقویٰ ہے ۔

۱۱- جیسے جسم کیلئے رُوح ضروری ہے اسی طرح رُوح کے لئے عبادت ۔

ILAFAT LIBRARY

۱۲- عبادت سے اعلیٰ کامیابی حاصل ہوتی ہے ۔

۱۳- قومی خدمت اور ہمدردی بھی عبادت ہے ۔

۱۴- سچ بولنا عبادت ہے ۔

۱۵- خیرات دینا بھی عبادت ہے ۔

۱۶- روحانی علم عبادت ہے ۔

۱۷- تحمّل اور برداشت کرنا عبادت ہے ۔

۱۸- غریبوں پر رحم کرنا عبادت ہے ۔

۱۹- سب سے اچھی عبادت دل کو صاف رکھنا ہے ۔

۲۰- ہر نیک کام جو بسم اللہ سے شروع ہو عبادت ہے ۔

۲۱- مذہبی فرائض بجالانا عبادت ہے ۔

۲۲- کم خوراک عبادت ہے ۔

۲۳- حق تعالیٰ کو ہر دم اور ہر وقت یاد کرنا عبادت ہے ۔

۲۴- دل کو ہر قسم کی خواہشوں و شہوتوں سے پاک رکھنا عبادت ہے ۔

۲۵- سچی خوشی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے دائمی تصوّر کے طفیل حاصل ہو ٭

۲۶- عبادت کا اصل و اصول خالق کی معرفت اور اسے ہر دم یاد کرنا ہے ٭

۲۷- جو اپنے خالق کو یاد رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسکو نہیں بھولتا ٭

۲۸ حق کو یاد کرنا روح کی غذا اور زخمی دل کا مرہم ہے ٭

۲۹- بندہ حق کو یاد کرنے پر دونوں جہانوں کی آبرو حاصل کر سکتا ہے ٭ (ترجمہ از پشتو)

قانتہ بیگم از پشاور چھاؤنی

حقیقی محبّت

(۱) مبارک ہے وہ دل جو اللہ تعالیٰ سے محبّت رکھتا ہے ٭

(۲) ناجائز محبت انسان کو بلا میں گرفتار کرتی ہے ٭

(۳) دولت سے محبت کرنا تباہی کی نشانی ہے ٭

(۴) سچ اور ایمان سے محبّت کر ٭

(۵) جس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبّت ہو وہ دنیا سے نفرت کرتا ہے ٭

(۶) جس دل میں دولت کی محبّت ہو اُس میں اللہ تعالیٰ کی محبّت نہ ہوگی ٭

(۷) جو دل اللہ تعالیٰ سے محبّت رکھتا ہے اُس کو تمام نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ٭

(۸) اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنا بندہ کیلئے اس سے زیادہ اور کوئی فرض نہیں ٭

(۹) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور اسکو راضی رکھنا سب سے بڑا عمل ہے ٭

(۱۰) جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہو اُسکو نہ حساب کتاب کا ڈر ہوگا اور نہ روز قیامت کا ٭

(۱۱) اللہ تعالیٰ کی محبّت بندے کو ہر ایک غم سے خلاص کرتی ہے ٭

(۱۲) محبت وہ ہے جو پاکیزہ ہو اور دل سے ہو

(۱۳) سب سے افضل اللہ تعالیٰ سے محبت ہے ٭

(۱۴) دنیاوی اور نفسانی محبت سب خراب ہے ٭

(۱۵) سچی آزادی حقیقی عشق کی طفیل حاصل ہوتی ہے ٭

(۱۶) حقیقی عشق بندہ کو اعلیٰ درجہ پر پہنچاتا ہے ٭

(۱۷) حقیقی محبّت انسان کے تمام بے فائدہ وہم اور وسواس دور کرتی ہے ٭

(۱۸) حقیقی عشق سے زیادہ انسان کیلئے معراج نہیں ٭

(۱۹) جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اس سے تمام عالم محبت کرتا ہے ٭ (ترجمہ از پشتو)

قانتہ بیگم از پشاور چھاؤنی

KHILAFAT LIBRARY

ہر مصباحی بہن

سوچے

کہ اس نے آج تک مصباح کی

توسیع اشاعت کے لئے

کیا کوشش کی ہے ؟

(مینجر)

کھجور کھارک کھجور

سندھ میں یوں تو اکثر میوے سب ہی ہوتے ہیں پر قابل ذکر یہاں کا میوہ کھجور ہے جو بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور کئی قسموں کا ہوتا ہے سندھی لوگ بڑی خوشی و شوق سے کھاتے ہیں در اصل کھجور چیز ہی ایسی ہے کہ جو دیکھیگا پسند ہی کریگا اوّل تو سب ملکوں میں کھجور ہوتی ہے کہیں چھوہارے کے رنگ میں اور کہیں کھجوروں کے نام سے۔ اگر کسی ملک میں پیدا نہ ہوتی ہو تو وہاں پہنچ ضرور جاتی ہے۔ لیکن سندھ میں جو تازہ کھجور ہوتی ہے وہ شائد سوائے عرب کے اور کہیں نہیں ہوتی کیونکہ یہاں پر بھی انہیں عربوں نے آکر کھجور کی کاشت کرائی جو فاتح ملک سندھ تھے۔ سندھی لوگ کھجور کے پکے ہوئے چاولوں سے کھاتے ہیں روٹی سے کھاتے ہیں دودھ کے ساتھ کھاتے ہیں کیونکہ سخت گرم و نہایت شیریں ثمر ہے اسلئے دودھ اسکا مصلح ہے۔ تازہ کھجور مصباحی بہنوں کو سندھ سے منگا کر ضرور کھانی چاہیئے اعلیٰ درجہ کا میوہ ہے جو کئی قسم کا ہے ایک تو چار پیسے سیر بکتی ہیں جو بالکل پک کر تیار ہیں جو پارسل وغیرہ میں جانے کے قابل نہیں باقی جو اعلیٰ درجہ کی ہیں انکو ڈوکے کہتے ہیں اور جب نصف پک جاتی ہیں اور نصف کچی رہتی ہیں تو ڈنگ کہلاتی ہیں یہی اعلیٰ قسم سے ہیں اور یہی پارسل وغیرہ میں جا سکتی ہیں یہ کھجور شائد ۸ - ۱۰ آنے میں ۵ سیر آجاتی ہیں۔ ہمارے گھر میں آتی تو کثرت سے ہیں لیکن نرخ وغیرہ کا ہم کو زیادہ درست علم نہیں ہوتا سندھ میں کھجور بکثرت اور اعلیٰ میوہ ہے کوئی کثیر رقم اس پر خرچ کرنی نہیں پڑتی۔

اور یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سندھی لوگ کھجور کو دھوپ میں سکھا لیتے ہیں اور پھر جب دل چاہے پانی سے دھو کر صاف کر کے کھا لیتے ہیں موسم پر تازہ کھاتے ہیں۔ خشک شدہ خرمہ - چھوہارے۔ لاڑی کھارک جو رنگ کی اودی ہوتی ہیں۔ پھیرڑی خرمہ۔ آدھیہ۔ جو کچھ ابھی کچی ہو لیکن شیریں کافی ہو چکتی ہے اور جسکے دو دو ٹکڑے کر کے سکھا کر دوکانوں پر بارہ مہینے ہی فروخت کرتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خرمہ کھجور بہت ہی مرغوب تھا چیز تو بہت ہی اعلیٰ ہے۔ میرا تو دل یہی چاہتا ہے کہ اگر میرے پاس کثرت سے روپیہ ہو تو اکثر بہنوں کے گھر میٹھے کھجور کے پارسل روانہ کر کے کھجوریں کھلاؤں۔ سب تعریف لکھ کے پان کا بیڑا کھلا دیا۔

کیوں اب تو مجھ سے آپ کا جی خوش ہوا ہوا

مندرجہ بالا شعر مرحومہ مجھری بیگم صاحبہ پان کی گلوری میں تحریر فرماتی ہیں۔ اور میں اس سے زیادہ کیا لکھوں سے تعریف لکھ کے خرمہ کی خرمہ کھلا دیا۔

فقط والسّلام ایک مقیم سندھ

اُصُولِ صحت

KHILAFAT LIBRARY

(گذشتہ سے پیوستہ)

میری عزیز بہنو! میں ہوا - پانی کے قاعدے اور اصول تو بتا چکی ہوں - اُمید ہے کہ بہنوں نے اسپر نظر غائر ڈال کر فائدہ حاصل کیا ہوگا - غذا کے جو قاعدے اور اصول ہیں کچھ تو میں اب بتاتی ہوں اور کچھ آئندہ - میری پیاری بہنو! قیام صحت اور بقائے حیات کے لئے ہوا - پانی کے بعد ایک نہایت ضروری چیز ہے - چنانچہ ایک تندرست اور طاقتور آدمی کو آٹھ - دس دن کھانے کو نہ ملے تو وہ بھوک سے مر جائیگا - غذا کی ضرورت ہمارے بدن میں اسلئے ہے کہ جب ہم بولتے ہیں سانس لیتے ہیں یا سوچتے ہیں یا کام کاج کرتے ہیں اور چلتے پھرتے ہیں تو عزیز بہنو! اس میں ہمارے جسم کا ایک حصہ ناکارہ ہو کر بطور فضلہ (پسینہ بول براز) جسم سے خارج ہو جاتا ہے - پس اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہم کو غذا کھانی پڑتی ہے نیز ایک فائدہ غذا کا اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے ہمارے جسم میں گرمی پیدا ہوتی رہتی ہے گویا غذا کھانے کے دو فائدے ہوتے ہیں - ایک تو ہمارا جسم جو ہر وقت گھٹتا رہتا ہے اسکی کمی غذا سے پوری ہوتی ہے *

دوسرے اس سے حرارت پیدا ہو کر جسم گرم رہتا ہے اس سے میری عزیز بہنیں سمجھ گئی ہونگی کہ ہم کو ایسی غذا کھانی چاہیئے جس میں غذائیت ہو اور جزو بدن بنجائے *

پیاری بہنو! غذا میں محققوں نے پانچ تفصیلیں کی ہیں - (۱) اول وہ غذا جو گوشت پیدا کرتی ہے (۲) دوسری روغن چربی جیسے گھی اور تیل وغیرہ (۳) نشاستہ اور شکر (۴) نمکیات (۵) پانی - بس جس غذا میں یہ پانچوں اجزاء مناسب مقدار میں ہوں یا مختلف طریق سے جسم میں داخل کر دیئے جائیں تو انشاء اللہ صحت قائم رہ سکتی ہے - پس وہ غذائیں جو گوشت پیدا کرتی ہیں انکی مثالیں یہ ہیں گوشت انڈا مچھلی دودھ دہی پنیر وغیرہ - گندم - مٹر - ارد - مونگ لوبیا وغیرہ ایک جوان آدمی کو ایک دن رات میں ڈیڑھ یا دو چھٹانک ایسی غذا کھانے کی ضرورت ہے لیکن محنتی آدمی کو تین چھٹانک اور زیادہ محنتی آدمی کو چار چھٹانک تک کی اگر اس قسم کی غذا ضرورت سے زیادہ مقدار میں کھائی جائے - تو جسم میں خون کی زیادتی ہو کر مختلف مرض پیدا ہو جاتے ہیں - نیز مزاج تیز ہو جاتا ہے غذا کا دوسرا جزو چربیاں اور روغنیات ہیں انکی بہتر مثال گھی اور تیل ہے ایک دن رات میں ایک جوان آدمی کو کم از کم پونے چھٹانک چکنائی (گھی وغیرہ) کی ضرورت ہے البتہ زیادہ محنت کرنے والے ڈیڑھ چھٹانک تک چکنائی کھا سکتے ہیں اس سے زیادہ چکنائی

اگر کھائی جائے تو ہاضمہ خراب ہو کر دست آنے لگتے ہیں یا جسم میں جمع ہو کر جسم زیادہ موٹا ہو جاتا ہے تو پیاری بہنو! موٹاپن بھی بذاتِ خود ایک مرض ہے ؛

تیسری غذا نشاستہ اور شیرینی گھی اور چربی کی طرح یہ غذا بھی جسم میں گرمی پیدا کرتی ہے اور قوت بخشتی ہے۔ گرم ملکوں میں جیسا کہ ہندوستان ہے اس قسم کی غذا کی زیادہ ضرورت ہے ایک جوان آدمی کے لئے بارہ ۱۲ یا تیرہ ۱۳ چھٹانک کی ضرورت ہے یہ غذا اگر ضرورت سے زیادہ کھائی جائے تو ہاضمہ خراب ہو کر دست آنے لگتے ہیں اور اگر زیادہ عرصہ تک زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے ؛

اس قسم کی غذا کی مثالیں یہ ہیں چاول شکر اراروٹ نشاستہ آلو وغیرہ ؛

چوتھی قسم کی نمکیات اسکے بغیر بھی صحت مشکل ہے۔ ایک تو نمک کا فائدہ یہ ہے کہ وہ گوشت پیدا کرنے والی غذا کو ہضم کرتا ہے دوسرے خون ہڈیوں گوشت اور بالوں کی بناوٹ میں مدد دیتا ہے۔ جب جسم میں نمک کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور خون کا دورہ سست پڑ جاتا ہے۔ معمولی کھانے کا نمک تو ہم غذا کے ساتھ کھاتے ہی ہیں لیکن سبزی ترکاری اور میووں میں بھی نمک ہوتے ہیں ؛

ایک جوان آدمی کے لئے چھٹانک سے آدھ چھٹانک نمک ضرورت ہوتی ہے نمک کی بہتر مثال یہ ہے کھانے کا نمک چونا - سوڈا - پٹاس وغیرہ وغیرہ ؛

پانچواں حصہ پانی ہے اسکی تفصیل میں پہلے لکھ چکی ہوں لیکن اتنی بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ زیادہ پانی پینے سے ہاضمہ ضعیف ہو جاتا ہے اور غذا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد پانی پینا چاہیئے نیز نہار منہ پانی پینا مضر ہے باقی پانی کی مقدار انسان کی عادت اور موسم اور غذا کی خاصیت پر بھی منحصر ہے ؛ (باقی دارد)

خاکسار لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڈھ
ضلع گوڑگانواں

KHILAFAT LIBRARY

ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

رو کے ہوئے ہیں ضبط و تحمل کی قوتیں
رگ رگ تڑپ رہی ہے دلِ ناصبور کی

ناظرات مصباح یکم جولائی کے مصباح میں ہماری لجنہ کی پریذیڈنٹ محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ میر کریم بخش صاحب پہلوان کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ چکی ہیں۔ آہ مرحومہ محترمہ نہایت دیندار و پرہیزگار خاتون تھیں۔ احمدیت کی شیدا اور اسکی زبردست حامی تھیں۔ نہایت ہوشیار و تجربہ کار خاتون تھیں۔ گو تعلیم یافتہ نہ تھیں مگر اپنی عقل و دانش کے لحاظ سے سینکڑوں علم والوں کو مات کرتی تھیں۔ احمدیت کی ہر ایک تحریک پر دل کھول کر چندہ دیتیں

اور انکی ہر ایک ضروریات پر بخوشی حصہ لینے کو تیار رہتی تھیں۔ احمدیت کی انکو انتہا درجہ کی غیرت تھی تمثیلاً انکی زندگی کا ایک واقعہ لکھتی ہوں کہ ایک دفعہ انہوں نے ایک ہزار روپیہ کسی احمدی بھائی کو بطور قرض دیا۔ ادائیگی وعدہ پر جب انہوں نے مانگا تو ان بھائی صاحب سے وعدہ کا ایفا نہ ہو سکا بلکہ پھر کسی وقت دینے کا وعدہ کیا۔ تو انہوں نے کہا احمدی ہو کر عہد شکنی کرتے ہو اسکے جواب میں ان بھائی صاحب نے کہا کہ میں ایسی احمدیت کو چھوڑنے ۔ ۔ ۔ کو تیار ہوں اسپر ان خاتون موصوفہ نے نہایت جوش غیرت میں کہا "میں اپنا روپیہ تم کو چھوڑتی ہوں مگر خدا کے لئے تم احمدیت مت چھوڑو" انکا یہ جواب جس کسی نے بھی سنا آفرین کہا کہ عورت ہو کر اتنی غیرت و محبت۔ غرض ایسی تھی انکی غیرت احمدیت کہ اس پر ہم جتنا بھی رشک کریں کم ہے۔ لجنہ کی ترقی میں انکا ہاتھ بڑا کام کرتا تھا۔ اسکی ہر ایک بات میں دلچسپی لینا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ ہر دفعہ عمدہ ہدایات دیتیں اور نئی سے نئی تجاویز پیش کرتیں اور اسکی ترقی و بہبودی میں حد سے زیادہ کام کرتیں وہ اسکی روح و رواں تھیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں ہماری لجنہ نے خوب ترقی کی۔ بہت پُر رونق اجلاس ہوتے۔ اور آپ ہر ایک جلسہ میں شامل ہوتیں۔ وہ ایک ایسا مبارک وجود تھیں کہ اگر کسی وجہ سے کسی جلسہ میں شامل نہ ہوتیں۔ تو اس جلسہ میں کوئی رونق اور کوئی لطف نہ ہوتا تھا۔ آپ گویا لجنہ کی شمع تھیں۔ کہ جب تک موجود نہ ہوتیں اندھیرا رہتا۔ اب بھی جلسے ہوتے ہیں مگر نہ کوئی لطف نہ کوئی رونق۔ نہ وہ پہلی سی چہل پہل۔ ایک اداسی سی چھا گئی ہے ؎

آہ دم میں کیا ہوئی اس شمع محفل کی ضیا
جسکے گُل ہوتے ہی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا

مرحومہ مکرمہ کی وفات کا مجھے انتہائی رنج ہے اس لئے بھی کہ وہ احمدیت کی ایک مضبوط کڑی تھیں اور دوسری عورتوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ تھیں اور اس لئے بھی کہ ہمارے سب گھر سے انکو خاص اُنس تھا۔ ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کی جنکو عرصہ گذرا وفات پائے ہوئے بہن بنی ہوئی تھیں واقعی ہمدرد تھیں حقیقی بہنوں سے بڑھ کر۔ ایسے ہی والد صاحب مرحوم کو بھی وہ اپنا حقیقی بھائی تصور کرتی تھیں۔ ہمارے ہر غم و خوشی میں شریک ہونیوالی تھیں۔ وہ ایک اچھی صلاح کار اور ایک عمدہ مشیر کار تھیں۔ جب سے والد صاحب نے وفات پائی تھی انکو بہت رنج تھا۔ اور جب کبھی ہمیں دیکھ لیتیں۔ بے اختیار انکو والد صاحب کی یاد آجاتی۔ اور ساتھ ہی چشم پُر آب ہو جاتیں۔ میرے ساتھ انکو بہت محبت تھی۔ میرے ہر کام میں ضرورت سے بڑھکر حوصلہ افزائی کرتیں۔ میرے ٹوٹے پھوٹے مضامین کی انکے دل میں بہت قدر تھی۔ گو خود پڑھی ہوئی نہ تھیں مگر سلسلہ کے اخبار خریدتی اور دوسروں سے پڑھوا کر سنا کرتی تھیں جب

کوئی میرا مضمون پاتیں بیحد خوش ہوتیں اور جب ملتیں پہلے خوب حوصلہ افزا الفاظ سے اس خوشی کا اظہار کرتیں - اکثر انکی تحریک اور خواہش پر باوجود بیحد مصروفیت کے لجنہ کے اجلاس میں مضمون لکھ کر سُنانے پڑتے اور جب کبھی کوئی مضمون لے کر نہ جاتی تو بہت افسوس کرتیں اور آئندہ کسی جلسہ پر اسکی تلافی کی تاکید کرتیں - علم کی بڑی خواہش مند تھیں - مگر اپنی عمر کے تقاضا کا خیال کرکے اس شوق کو جبراً دبالیتی تھیں حضرت صاحب کی اس تحریک پر کہ سال میں پندرہ دن کے لئے باہر کی عورتیں یہاں آویں تو میں انکو دین کی موٹی موٹی باتیں سمجھا دونگا جو وہ باہر رہنے اور گھروں کے مشاغل کی وجہ سے نہیں سیکھ سکتیں - مرحومہ محترمہ بھی جانے کیلئے تیار تھیں اور بڑی خوش تھیں اگرچہ یہ دن انکی زندگی میں نہ آیا - مرحومہ نے مُدّت کی وصیت کی ہوئی تھی اور غالباً اپنی جین حیات میں ادا بھی کردی تھی - مرحومہ کی عمر کا مجھے کوئی ٹھیک اندازہ نہیں غالباً پچاس سال کے قریب ہوگی مرحومہ کی اپنی اولاد کوئی نہ تھی سوائے ایک لڑکی کے جو انکے میاں کی پہلی بیوی سے ہے - اپنا ایک لڑکا تھا جو عرصہ ہوا عین جوانی میں وفات پاگیا تھا مگر مرحومہ ہمیشہ راضی برضا رہیں - مرحومہ کو نیک کاموں کا بہت خیال رہتا تھا اور نہیں چاہتی تھیں کہ کسی نیکی سے محروم رہ جاؤں چنانچہ باوجود اسکے کہ وہ ایک سال سے کامل بیمار تھیں مگر جون کے جلسے میں کسی نہ کسی طرح تشریف لے آئیں اور کارروائی جلسہ دیکھتی رہیں وہاں ان سے کئی مہینوں کے بعد ملاقات ہوئی مگر یہ معلوم نہ تھا کہ اس فانی تصویر کو بھی آخری بار دیکھا ہے اور موت انکو بہت جلد اپنے زبردست پنجے میں دبالے گی - چنانچہ کچھ دنوں کے بعد اچانک انکی وفات کی خبر سُن لی - ؎

صبح ہوتی ہے تو ہوتے ہیں ستارے پنہاں
لیکن اے موت مقرر ہے ترا وقت کہاں؟

افسوس کہ چند در چند وجوہات کے باعث اس نیک اور ہمدرد خاتون کا آخری دیدار بھی نہ ہوسکا اچھا اللہ تعالیٰ انکی مغفرت کرے اور جنّت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے آمین - مرحومہ نے ۲۳ رجون کو دن کے چار بجے انتقال کیا اور ۲۴ کی صبح کو انکی لاش قادیان گئی اور اس جسد خاکی کو سپرد خاک کردیا - ؎

KHILAFAT LIBRARY

خاک کا پتلا بنا اور خاک کی تصویر ہے
خاک میں ملنا ہے آخر خاک دامن گیر ہے

افسوس دنیا کی ہر ایک چیز ناپائیدار ہے - یہاں کی حالت کو ثبات نہیں - نہ خوشی کو ثبات ہے نہ رنج کو قیام - آہ ہم دوسروں کو کیا کہیں ہم خود فانی ہیں ہماری زندگی کو بھی ثبات نہیں تو پھر دنیا کی خوشی میں خوش ہونا اور یہاں کے رنج میں ملول اور شکستہ ہونا بھی فضول ہے - کیا جائے افسوس ہے انسان باوجود بااختیار ہونے کے موت و حیات کے معاملے میں کس قدر ناچار اور بے بس ہے سوائے سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں - ؎

سر جھکا دیتے ہیں سب حکم خدا کے سامنے
شاہ تک مجبور ہوتے ہیں قضا کے سامنے

میرے نزدیک دنیا میں بے حقیقت سے بے حقیقت زندگی انسان کی ہے اور چیزوں کو مٹتے تو پھر بھی کچھ دیر لگتی ہے۔ مگر انسان کو مٹتے ہوئے قطعاً دیر نہیں لگتی ادھر چلتا پھرتا ہنستا بولتا ہے اُدھر موت ایک سیکنڈ میں اسکو مٹا کر ہستی سے نیستی میں لا بٹھاتی ہے۔ افسوس ہے

اس ہستیٔ گلشن میں عجب دید ہے لیکن
جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزاں کا
ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ
دُنیا سے سفر کرنا بھی ایسا ہے کہاں کا

دل حزیں ب۔ خ۔ ن بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم لاہور

خواتین کی غیر معمولی کامیابی

KHILAFAT LIBRARY

حامیان تعلیم نسواں یہ خبر معلوم کرکے نہایت خوش ہونگے۔ کہ اس دفعہ قصبہ قادیان کو عربی کے امتحان مولوی کیلئے پنجاب یونیورسٹی نے سنٹر مقرر کیا تھا۔ اس رعائت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بارہ احمدی خواتین نے اس سال امتحان مولوی میں شرکت کی۔ جن میں سے خدا کے فضل و کرم سے سات خواتین کامیاب ہوئیں۔ ان میں سے امام جماعت احمدیہ جناب صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب رئیس قادیان کی برادر زادی امۃ السلام بیگم پنجاب یونیورسٹی میں اوّل نمبر پر رہی ہیں۔ حالانکہ اس امتحان میں بہت سے مرد علماء بھی شریک تھے۔ دوسرے نمبر پر ایک مرد رہا۔ تیسرے نمبر پر پھر انہیں سات خواتین میں سے ایک معزز خاتون یعنی جناب امام جماعت احمدیہ کی حرم صاحبہ رہی ہیں +

امتحان مولوی میں عورتوں کا اس کثرت سے پاس ہونا۔ اور پھر ان میں سے ایک کا پنجاب بھر میں اوّل آنا۔ نہایت ہی مسرت بخش امر ہے۔ حالانکہ اس امتحان میں ادب عربی کے سوا صرف و نحو۔ فقہ۔ علم میراث اور منطق جیسے اہم اور مشکل علوم کی بڑی بڑی کتابیں بھی داخل ہیں +

یہ تو اس سال کا نتیجہ ہے۔ گذشتہ سال بھی پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی میں ایک خاتون ہی اوّل رہی تھیں۔ جو مشہور قاعدہ یسرنا القرآن کے مصنّف و موجد جناب صاحبزادہ پیر منظور احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ جنہوں نے علاوہ پنجاب بھر میں اوّل رہنے کے اس قدر نمبر حاصل کیئے تھے۔ کہ جب سے پنجاب یونیورسٹی قائم ہوئی ہے۔ امتحان مولوی میں کبھی کسی نے بھی اتنے نمبر حاصل نہیں کیئے + (منقول تہذیب نسواں لاہور)

اعانت مصباح السلام علیکم۔ امسال ہمارے بھائی ماسٹر حبیب احمد صاحب پاکپٹن نے بی۔ اے کا امتحان محض خدا تعالیٰ کے فضل سے پرائیویٹ طور پر پاس کیا ہے اس خوشی میں ہم مبلغ ½۲ روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتی ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی حاجتمند بہن کے نام ایک سال کیلئے مصباح جاری کر دیں۔ خاکساران عنایت بیگم۔ نذیر بیگم امۃ الحی۔ صفیہ بیگم۔ از چک 95 / 6-R منٹگمری

دارالامان کی خبریں

خدا کے فضل سے کافی بارش ہو چکی ہے سیلاب کی وجہ سے قادیان جزیرہ بن رہا ہے۔ دارالفضل۔ دارالرحمۃ میں جانے کے لئے دو لکڑی کے عارضی پُل بنا دئے گئے ہیں۔ گرلز سکول چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش کے پُر فضا مکان واقع محلہ دارالفضل میں منتقل ہو گیا ہے۔ ریلوے لائن بٹالہ سے تین میل ورے ٹوٹ گئی ہے جہاں سر دست شہتیریوں کے ذریعے لائن ریل کے گذرنے کیلئے درست کر لی گئی ہے۔ پانی کی وجہ سے ریل اور ڈاک لیٹ ہو جاتی رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور آپکے ہر چہار حرم (اہل و عیال) سری نگر کشمیر میں ہیں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کو خسرہ ہے اللہ تعالیٰ جلد شفایاب فرمائے۔ حضور چند روز کیلئے سری نگر سے آگے مضافات میں تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے اہل و عیال بھی وہیں کشمیر میں ہیں۔ حضرت ام المومنین محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ یہ سب کشمیر ہی ہیں خدا تعالیٰ خیر و عافیت سے رکھے۔

فائدے کی باتیں

بچوں کے دانتوں کو با آسانی نکلنے کی تدبیر یہ ہے کہ جب اگلے دانتوں کے طلوع کے آثار نظر آئیں تو مسوڑوں کو تر رکھا جائے خصوصاً (۱) مرغی کی چربی اور (۲) خرگوش کا مغز ملنے سے بہت جلد دانت نکلتے ہیں اسکے علاوہ (۳) شہد اور مسکہ یا (۴) روغن بادام یا بطخ کی چربی سے مسوڑوں کو چرب کرتے رہنا بھی کثیر النفع ہے۔ اس موقع پر درد کے زائل کرنیکے لئے (۵) عنب الثعلب کا عصارہ روغن گل میں ملا کر گرم گرم ملنے سے مفید پڑتا ہے نیز (۶) گوگل کے اندر ایک لکڑی پائی جاتی ہے جسے بالعموم دوسرے منجنوں میں بھی ڈالا کرتے ہیں وہ بھی اس بارے میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ (عائشہ خاتون گھوڑوال)

معمّہ حل طلب

(۳)

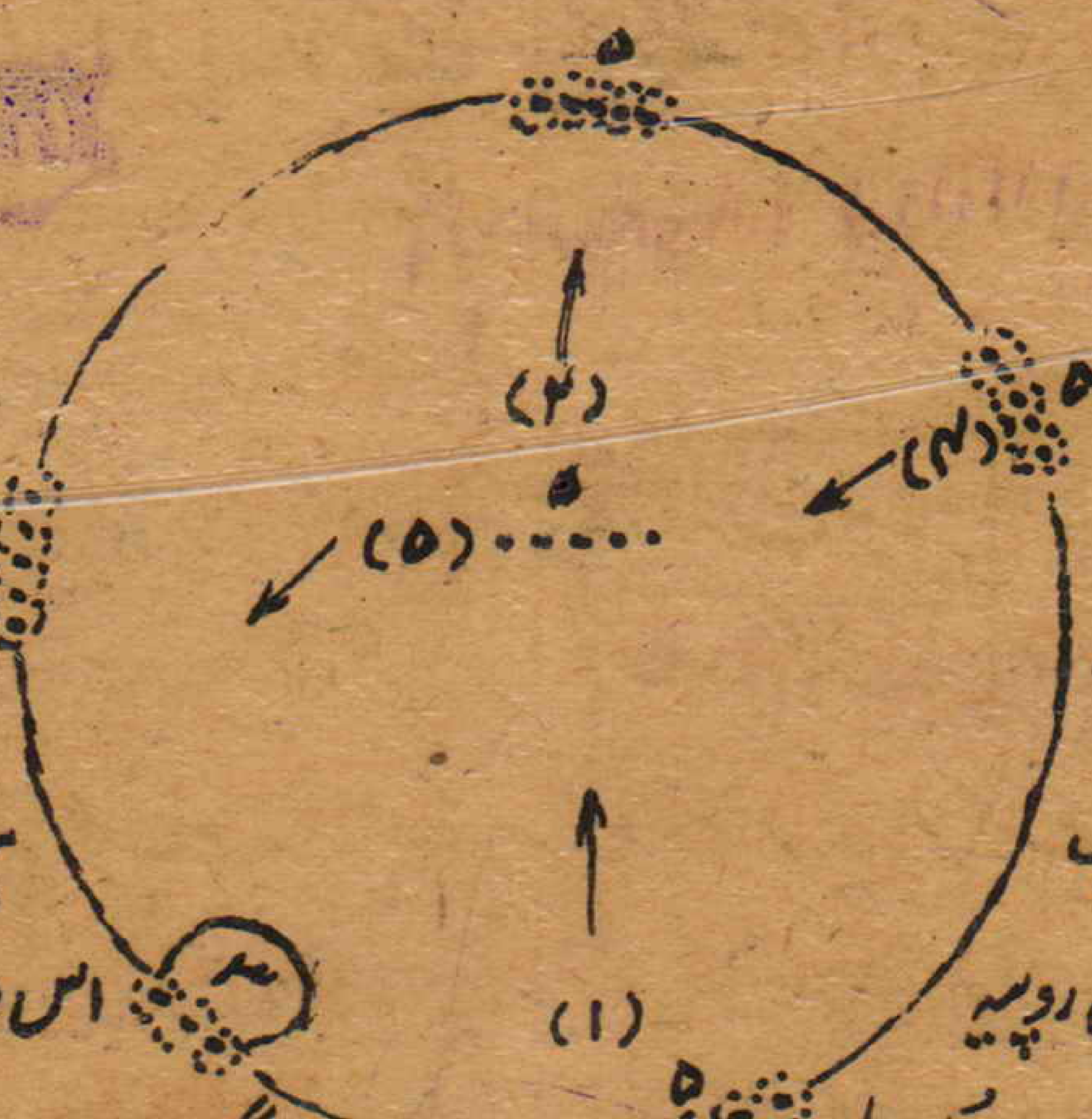

پہلے ایک نمبر سے گنتے ہوئے چار نمبر سے چھ تک جواب روپیہ کی لائن کے علاوہ جو تین روپیہ ان روپوں میں داخل کریں۔ اور پھر اسی طرح تین نمبر تک گنیں۔ اور پھر ہر بار ۱۵ آئیگا۔ پانچ پانچ اس دائرہ میں ہی انہیں بھی کسی طرح گننے سے جواب پندرہ ۱۵ ہی آئے۔

محمودہ بیگم از رانچی

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

زیور علم کے پھولوں کے اور گہنے سچ کی کلیوں کے
چل کر دین پہ بہنوں نے ۔ پازیب بنالی پھولوں کی

تبلیغ کی خوشبو پہنچی ہے دُنیا کے دماغوں میں ہر جا
محمودِ زماں نے دُنیا میں بُنیاد یہ ڈالی پھولوں کی

بہنو اپنے دامن میں تُم کلیاں چُن چُن لے جاؤ
بس غیر کے ہاتھ میں رہ جائیگی ٹوکری خالی پھولوں کی

ثاقب نے یہ پھول کھلائے بزم اماء اللہ کے لئے
مل کر گائیں نظم یہ ساری خوشبو والی پھولوں کی

KHILAFAT LIBRARY

حکمت کے سوال

نمبر شمار	سوال	جواب
(۱۱)	وہ کیا ہے جو خود بخود جوش میں آجاتی ہے؟	دریا
(۱۲)	گھر والے کا دوست کون ہے؟	بیوی
(۱۳)	مصیبت زدہ کا دوست کون ہے؟	حکیم
(۱۴)	مرنے والے کا دوست کون ہے؟	خیرات
(۱۵)	مرد کی روح کس میں؟	اسکے بچوں میں
(۱۶)	آدمی کا بھروسہ کس چیز پر؟	ہنر پر

نمبر شمار	سوال	جواب
(۱۷)	آدمی کی قیمتی شے کونسی ہے؟	علم
(۱۸)	سب سے زیادہ نفع کس میں؟	تندرستی میں
(۱۹)	صفائی کس کی چاہیئے؟	دل کی
(۲۰)	حسد کیا ہے؟	سوزشِ دل کے [illegible]
(۲۱)	دانا ۔ کس کو زیبا؟	جو اپنا فرض پہچانے
(۲۲)	سب سے زیادہ خوشی کس میں؟	قناعت میں

(جنیبہ قادیانی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان
میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا